© rasailojaraid.com

بلال رضی اللہ عنہ

چمک اٹھا جو ستارہ ترے مقدر کا حبش سے تجھ کو اٹھا کر حجاز میں لایا
ہوئی اسی سے ترے غمکدے کی آبادی تری غلامی کے صدقے ہزار آزادی
وہ آستاں نہ چھٹا تجھ سے ایک دم کیلئے کسی کے شوق میں تو نے مزے ستم کے لئے

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں

نظر تھی صورت سلمانؓ ادا شناس تری شراب دید سے بڑھتی تھی اور پیاس تری
تجھے نظارے کا مثل کلیمؑ سودا تھا اویسؓ طاقت دیدار کو ترستا تھا
مدینہ تیری نگاہوں کا نور تھا گویا ترے لئے تو یہ صحرا ہی طور تھا گویا
تری نظر کو رہی دید میں بھی حسرت دید خنک دلے کہ تپید و دمے نیا سائید
گری وہ برق تری جان ناشکیبا پر کہ خندہ زن تری ظلمت تھی دست موسیٰؑ پر

تپش ز شعلہ گرفتند و بر دل تو زدند
چہ برق جلوہ بخاشاک حاصل تو زدند

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری
اذان ازل سے ترے عشق کا ترانہ بنی نماز اس کے نظارے کا اک بہانہ بنی

خوشا! وہ وقت کہ یثرب مقام تھا اس کا
خوشا! وہ دور کہ دیدار عام تھا اس کا

کلام اقبالؒ

© rasailojaraid.com